وجودِ باری تعالیٰ

باغ کی بے رنگیوں میں تیری گل کاری کا نقش
باغ کی رنگینیوں کا مرکزِ معبود تُو
کیا کرے گا دھریہ انکار تیری ذات کا
دھر کا قائل ہے وہ اور دھر میں موجود تو

(حضرت علامہ طالوت رحمہ اللہ)

تاثیر وجدان

سیاسی تاجروں کے نام

وطن کے زخموں کا مرہمِ اندمال تم ہو، شفاء فروشو؟
شفاء فروشو، وطن کی رِستی جراحتوں کے الم گسارو
فریب کارو
وطن کے آلامِ جاں شکن پر
فشارِ غم سے، ریا کے مارے کمر خمیدہ نڈھال لوگو!
شفیقِ غار تگرو
وطن کے بڑے ہی بے مہر، مہربانو!
جو ہو سکے توڑ دو، گرادو
کدال کی ضرب آخری سے
فصیلِ جاں اس وطن کے گھر کی
ستمگرو لُوٹ لو اثاثہ گئے دنوں کی صداقتوں کا
شرافتوں کا
جو اتفاقاً غریب گھر میں بچا ہوا ہے
جو ہو سکے تو گنوا دو میراث امن اپنی
جو ہو سکے تو جلادو سامان عدل اپنا
لٹادو سارے خزانہ صدق کو لٹا دو
بجھادو، آثار حق کی ہر روشنی بجھا دو
کہ تم تو بااختیار ٹھہرے
تمہارے ہاتھوں کے اختیارِ عمل کو ہر شخص مانتا ہے
وطن تو ماںا کی طرح مقدس ہے، کم نگاہو
اور اس مقدس عظیم ماں پر
تمہارے احسان کم نہیں ہیں
تمہارے احساں وطن کی پلکوں پہ گوہرِ سرخ بن چکے ہیں
تمہارے احساں وطن کے سینے پہ
زخم بن کر سجے ہوئے ہیں

پروفیسر محمد اکرام تائب (عارف والا)

تم تو مجھے عزیز ہو نسوار کی طرح

موسم بدل رہا ہے مرے یار کی طرح
سب کچھ ہے جھوٹ آج کے اخبار کی طرح

پہنچے گی کس طرح مرے آنگن میں روشنی
غربت کھڑی ہے راہ میں دیوار کی طرح

آرائشِ جمال کا عالم نہ پوچھیے
ہر نقش دلفریب ہے بازار کی طرح

نکلے کوئی حسین تو بازار میں اسے
ہر آنکھ دیکھتی ہے خریدار کی طرح

پوچھو نہ مجھ سے حال کہ دنیا کی بھیڑ میں
حیراں کھڑا ہوں شاعرِ نادار کی طرح

باہیں گلے میں ڈال کے کہتا تھا اک پٹھان
تم تو مجھے عزیز ہو نسوار کی طرح

نشہ یہ اقتدار کا تائب عجیب ہے
اکڑی ہوئی ہیں گردنیں کہسار کی طرح